صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 20۔اپریل 2016ء

روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

بدھ 20۔اپریل 2016ء 12رجب 1437 ہجری 20شہادت 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 90

رؤف ورحیم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یقیناً تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا۔اسے بہت سخت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو(اور) وہ تم پر (بھلائی چاہتے ہوئے) حریص (رہتا) ہے۔مومنوں کے لئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تبرکات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت زہرہ بن معبدؓ کی والدہ ان کو جبکہ یہ بچے تھے آنحضرتؐ کی خدمت میں لائیں اور عرض کیا اس کی بیعت لیجئے! آپؐ نے فرمایا! ابھی بچہ ہے' پھر ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی۔اس برکت کو صحابہ اس شوق اور محبت سے دیکھتے کہ زہرہ کے دادا ان کو لے کر بازار غلہ خریدنے گئے کہ ان کو رسول اللہؐ کی برکت ملی ہوئی ہے۔اس دوران حضرت عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے ان کی ملاقات ہوئی، وہ کہنے لگے کہ ہم کو بھی شریک کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو برکت دی ہے۔ (بخاری کتاب الشرکۃ باب الشرکۃفی الطعام)

اس حدیث کی شرح میں شارح بخاری امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے برکت حاصل کرنے کے لئے صحابہ کرام کو آپؐ کی خدمت میں اپنی اولاد کے حاضر کرنے کا بڑا شوق تھا۔

(فتح الباری لابن فجر جزء 5 ص 162)

نماز فجر کے بعد بعض صحابہ اپنے ملازموں کو پانی دے کر رسول اللہؐ کی خدمت میں بھیجتے آپؐ اس پانی میں ہاتھ ڈال کر برکت بخشتے۔ (مسلم کتاب الفضائل باب قرب النبیؐ من الناس و تبرکھم بہ)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بیمار ہوا تو میری خالہ مجھے رسول اللہؐ کی خدمت میں لے گئیں رسول اللہؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی۔اس کے بعد رسول اللہؐ نے وضو کیا تو آپؐ کے وضو سے بچے ہوئے متبرک پانی کو میں نے پی لیا۔ (بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء للصبیان بالبرکۃ ومسح رؤسھم)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے گھر لڑکا پیدا ہوا وہ بچے کو آپؐ کی خدمت میں لائے آپؐ نے اس کا نام رکھا اور اپنے منہ میں کھجور رکھ کر چبائی اور پھر اس بچے کے منہ میں ڈالی اور اس کے لئے دعا کی۔

(بخاری کتاب العقیقۃ باب تسمیۃ المولود غداۃ یولدو لمن لم یعق عنہ و تحنیکہ)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو ان کی والدہ حضرت اسماء ان کو لے کر رسول اللہؐ کی خدمت میں آئیں۔ آپؐ نے بچے کو اپنی گود میں رکھا کھجور لے کر چبائی اور بچے کے منہ میں ڈال کر اسے گھٹی دی اور اس کے لیے دعا کی۔اس طرح اس بچے کے پیٹ میں پیدائش کے بعد سب سے پہلے آپ کا مقدس لعاب اور متبرک کھجور گئی۔

(بخاری کتاب العقیقۃ باب تسمیۃ المولود غداۃ یولدو لمن لم یعق عنہ و تحنیکہ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک حجام آپؐ کے بال بنا رہا تھا تو اس وقت موجود تمام صحابہ اس تبرک کو زمین پر گرنے نہ دیتے تھے۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی قرب النبیؐ و تبرکھم بہ)

درخواست دعا

محترم مرزا عبدالصمد صاحب ناظر خدمت درویشاں ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ محترمہ صاحبزادی اسماء خلیل صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب مرحوم کینیڈا میں شدید بیمار ہیں۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

- مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب آرتھوپیڈک سرجن
- مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ گائناکالوجسٹ
- مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد

تینوں ڈاکٹرز مورخہ 24/اپریل 2016ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ضرورت منداحباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ ان ڈاکٹرز سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں۔پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

معلوماتی سیمینار

نظارت تعلیم کے تحت Tropical Revolving Storms (A Destructive Force of Nature) کے موضوع پر سیمینار مورخہ 27/اپریل 2016ء کو ہوگا۔اس سیمینار میں شمولیت کے خواہشمند افراد جلد از جلد اپنی رجسٹریشن درج ذیل ای میل ایڈریس پر یا بذریعہ فون کروالیں۔رجسٹریشن کروانے کی آخری تاریخ 25/اپریل 2016ء ہے۔رجسٹریشن کروانے کے لئے کوائف نام،ایڈریس،فون نمبر اور ای میل درکار ہیں۔

Email:registration@njc.edu.pk

PH:047-6212473Mob:03339791321

(نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

مکرم طاہر محمود احمد صاحب

ربوہ کا قیام اور حضرت مصلح موعود کی دعائیں اور الٰہی بشارات

قدیم سے یہ سنتِ مستمرہ ہے کہ الٰہی جماعتوں کو ہجرت بھی کرنا پڑتی ہے جس کے نتیجہ میں بے شمار افضالِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے اوراَن گنت برکات کا ایک لمبا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔ ربوہ کے بارہ میں بھی خدائے رحیم و کریم کی طرف سے مختلف بشارات ہوئیں جو بعد میں پوری ہوگئیں۔

حضرت مسیح موعودکو 18 ستمبر 1894ء کو الہام ہوا۔ **''داغِ ہجرت''**

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نے 1941ء میں رؤیا دیکھی کہ قادیان پر حملہ ہوا ہے اور آپ قادیان سے نکل کر پہاڑی اور ٹیلوں میں نئے مرکز کے لئے جگہ تلاش کررہے ہیں۔

آپ رؤیا کے متعلق بیان فرماتے ہیں۔

''میں نے اُس رؤیا میں دیکھا کہ قادیان پر حملہ ہوا ہے اور ہر قسم کے ہتھیار استعمال کئے جارہے ہیں مگر مقابلہ کے بعد دشمن غالب آ گیا اور ہمیں وہ مقام چھوڑنا پڑا۔ باہر نکل کر ہم حیران ہیں کہ کس جگہ جائیں اور کہاں جا کر اپنی حفاظت کا سامان کریں۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں ایک جگہ بتاتا ہوں۔ آپ پہاڑوں پر چلیں وہاں اٹلی کے ایک پادری نے گرجا بنایا ہوا ہے اور ساتھ ہی اس نے بعض عمارتیں بھی بنائی ہوئی ہیں جنہیں وہ کرایہ پر مسافروں کو دیتا ہے۔ وہ مقام سب سے بہتر رہے گا۔ مَیں ابھی متردد ہی تھا کہ اس جگہ رہائش اختیار کی جائے یا نہ کی جائے کہ ایک شخص نے کہا آپ کو یہاں کوئی تکلیف نہیں ہوگی کیونکہ یہاں (بیت الذکر) بھی ہے۔ اس نے سمجھا کہ کہیں میں رہائش سے اس لئے انکار نہ کردوں کہ یہاں (بیت الذکر) نہیں۔ چنانچہ میں نے کہا اچھا مجھے (بیت الذکر) دکھاؤ۔ اس نے مجھے (بیت الذکر) دکھائی جو نہایت خوبصورت بنی ہوئی تھی، چٹائیاں اور دریاں وغیرہ بھی بچھی ہوئی تھیں اور امام کی جگہ ایک صاف قالینی مصلّٰی بچھا ہوا تھا۔ اس پر مَیں خوش ہوا اور میں نے کہا۔ لو اللہ تعالیٰ نے ہمیں (بیت الذکر) بھی دے دی، اب ہم اسی جگہ رہیں گے۔''

داتہ ضلع ہزارہ کے ایک بزرگ میر گل شاہ صاحب کو جنوری 1900ء میں ایک رؤیا میں قادیان کے ساتھ ایک اور مقدس شہر کا نقشہ بھی دکھایا گیا۔

(عسلِ مصفّٰی جلد دوم صفحہ 500)

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے تایا حضرت چوہدری غلام حسین صاحب متوطن جھنگ نے 1932ء میں خدا کے حضور متضرعانہ دعائیں کیں کہ خدایا پیشگوئی مصلح موعود میں موجود الہامی الفاظ ''وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا'' سے کیا مراد ہے، تو انہیں رؤیا میں دکھایا گیا کہ دو پہاڑیوں کے درمیان ایک میدان میں پُرشوکت جلسہ مصلح موعود ہورہا ہے۔

(الفضل 9 مارچ 1945 صفحہ 4)

نئے مرکز کا فیصلہ

1947ء میں ہندوستان کی تقسیم کے وقت جماعتِ احمدیہ نے پاکستان کی طرف ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا اور نئے مرکز کے لئے جگہ کی تلاش شروع ہوئی۔ 25 ستمبر 1947ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے چوہدری عبدالعزیز صاحب سیشن جج سرگودھا کو رتن باغ لاہور مشورہ کے لئے بلایا اور اُن کے ساتھ میٹنگ ہوئی اور مختلف جگہیں زیرِ بحث آئیں جیسے ننکانہ صاحب، ضلع سیالکوٹ، پسرور، کلاس والا، شکرگڑھ، کھوڑہ اور ربوہ کے کنارے والی جگہ جو پہاڑوں کے درمیان ہے۔

چوہدری عزیز احمد باجوہ سب جج نے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ چنیوٹ کے قریب دریائے چناب کے غربی جانب سرگودھا فیصل آباد روڈ پر قطعہ زمین حضور کی رؤیا کے مطابق موجود ہے۔ 1947ء کے اواخر میں حضور نے یہ رقبہ ملاحظہ فرمایا اور حسبِ ارشادِ حضور اس کی خرید سے متعلق جملہ انتظامات حضرت نواب محمد دین صاحب نے سرانجام دیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 20 ستمبر 1948ء کو نمازِ ظہر کے بعد پانچ بکروں کی قربانی اور ابراہیمی دعاؤں کے ساتھ تقریباً 250 احباب کی موجودگی میں نئے مرکز ربوہ پاکستان کی بنیاد رکھی۔ یہاں نہ پانی تھا نہ درخت نہ کوئی جھاڑی۔ ساری زمین پر سفید کلر کی تہہ تھی اور انسان چلتے ہوئے ٹخنوں تک اس میں دھنس جاتا تھا۔ زیرِ زمین پانی انتہائی کڑوا اور ناقابل استعمال تھا لیکن وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ باوجود انتہائی نامساعد حالات کے ربوہ آباد ہوگیا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے سرسبز و شاداب شہر بن چکا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

''رؤیا کے مطابق یہ جگہ مرکز کے لئے تجویز کی گئی ہے۔ چنانچہ میں یہاں آیا اور میں نے کہا۔ ٹھیک ہے۔ خواب میں جو مَیں نے مقام دیکھا تھا، اس کے اِردگرد بھی اسی قسم کے پہاڑی ٹیلے تھے۔ صرف ایک فرق ہے اور وہ یہ کہ مَیں نے اُس میدان میں گھاس دیکھا تھا مگر یہ چٹیل میدان ہے۔ اب بارشوں کے بعد کچھ کچھ سبزہ نکلا ہے۔ ممکن ہے کہ ہمارے آنے کے بعد اللہ تعالیٰ یہاں گھاس بھی پیدا کردے اور اس رقبہ کو سبزہ زار بنادے۔''

(حضرت مصلح موعود کا افتتاحی خطاب ربوہ۔ الفضل جلسہ سالانہ نمبر 1964ء)

ربوہ کے متعلق توقعات اور قربانیاں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت ہم قادیان سے باہر آئے ہیں اور اسی کے منشاء کے ماتحت ہم یہاں ایک نیا مرکز بسانا چاہتے ہیں۔ ہر چیز میں روکیں حائل ہوسکتی ہیں اس لحاظ سے ممکن ہے ہمارے اس ارادہ میں بھی کوئی روک حائل ہوجائے ......اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کام میں ہمارا حامی و مددگار ہو۔ ہم نے اِس وادیٔ غیرِ ذِی زرع کو جس میں فصل اور سبزیاں نہیں ہوتیں، اس لئے چنا ہے کہ ہم یہاں بسیں اور اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کریں مگر ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ساری فصلیں اور سبزیاں اور ثمرات خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ پس اوّل تو ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری نیتوں کو صاف کرے اور ہمارے ارادوں کو پاک کرے ...... ہماری روزیاں کسی بندے کے سپرد نہیں، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اپنے پاس سے ہم کو کھلائے گا اور ہم اس سے دعا کرتے ہیں کہ وہ یہاں کے رہنے والوں میں دین کا اتنا جوش پیدا کردے، دین کی اتنی محبت پیدا کردے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا عشق پیدا کردے کہ وہ پاگلوں کی طرح دنیا میں نکل جائیں اور اُس وقت تک گھر نہ لوٹیں جب تک دنیا کے کونے کونے میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم نہ کردیں۔

............اِس کے بعد اس رقبہ کے چاروں کونوں پر قربانیاں کی جائیں گی اور ایک قربانی اس رقبہ کے وسط میں کی جائے گی۔ یہ قربانیاں اس علامت کے طور پر ہوں گی کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اپنے بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہوگئے تھے اور خدا تعالیٰ نے ان کی قربانی کو قبول فرما کر بکرے کی قربانی کا حکم دیا تھا۔ اسی طرح ہم بھی اس زمین کے چاروں گوشوں پر اور ایک اس زمین کے سنٹر میں اس نیت اور ارادہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور قربانیاں پیش کرتے ہیں کہ خدا ہمیں اور ہماری اولادوں کو ہمیشہ اس راہ میں قربان ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین''

باقی صفحہ 7 پر

86 سال قبل جب ربوہ اور چنیوٹ کو ملانے والے پل کی تعمیر جاری تھی

مکرم ماسٹر احمد علی صاحب

اطاعت وفرمانبرداری کے نادرونایاب نمونے

جانی، مالی قربانی اور دعوت الی اللہ کے میدان میں قابل تقلید واقعات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

’’اللہ تعالیٰ کی قدیم سے سنت چلی آئی ہے کہ وہ دنیا میں گمراہ بندوں کی رشد و ہدایت کیلئے اپنے برگزیدہ انبیاء اور ماموروں کو مبعوث کرتا ہے تو انہیں بے یارو مددگار نہیں چھوڑتا وہ نہ صرف خود انہیں اپنی مدد اور نصرت سے نوازتا ہے بلکہ ایسی نیک جماعت بھی عطا فرماتا ہے جس کے افراد ان کے اعضاء اور جوارح بن کر اس کی لائی ہوئی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا موجب ہوتے ہیں۔اسی سنت کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود کو بھی ینصرک رجال......کا وعدہ دیا اور عملی طور پر ایسے رفقاء عطا فرمائے جنہوں نے آپ کے پیغام کی اشاعت میں تن من دھن سب کچھ قربان کر دیا اور حرص وآرزو کو چھوڑ کر دین کے ہی ہو کر رہ گئے۔ خدا ان کی قربانیوں کو دیکھ کر عرش پر خوش ہوا۔‘‘

بظاہر نچلے طبقہ سے تعلق رکھنے والے مظلوم صحابی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا جسمانی تشدد کے دوران بھی توحید پر کامل یقین اور محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان کا متزلزل نہ ہونا۔ اعلیٰ طبقہ کے انسانوں میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ جانتے ہوئے بھی کہ محمدؐ کو زندہ پکڑ کر لانے والے یا اس کا سر کاٹ کر لانے والے کو ایک سو سرخ اونٹ انعام دیا جائے گا۔ ہجرت مدینہ کے سفر میں آپؐ کے ہمراہ رہنا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہجرت کے لئے گھر سے نکلتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے بستر پر لیٹ جانا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کا بڑے بہادر اور تیغ آزما کفار کے مقابلہ میں سینہ سپر رہنا۔ سردار دوعالم کے صحابہ کا باوجود بے سروسامانی کے خاتم النبیین ﷺ کے فرمان کے مطابق تبلیغ واشاعت اسلام کی خاطر دور دراز ملکوں میں نکل کھڑے ہونا تبلیغ اسلام کا فریضہ نامساعد حالات میں بجالانے سے گریز نہ کرنا یہ اطاعت کی لازوال مثالیں ہیں۔

جب مسلمانوں کی تکلیف انتہا کو پہنچ گئی اور قریش ایذا رسانی میں بڑھنے لگے تو آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ وہ حبشہ کی طرف ہجرت کر جائیں۔ چنانچہ آنحضور ﷺ کے فرمانے پر ماہ رجب 5 نبوی میں گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ حبشہ پہنچ کر مسلمانوں کو امن کی زندگی نصیب ہوئی اور قریش کے مظالم سے چھٹکارا ملا۔ ادھر قریش کو جب علم ہوا کہ مسلمان حبشہ میں امن کی زندگی بسر کر رہے ہیں تو غضبناک ہو کر مسلمانوں کو حبشہ سے واپس لانے کی کوشش میں جب اپنا ایک وفد حبشہ کے بادشاہ کے پاس قیمتی تحائف دے کر بھیجا۔ اس وفد نے نجاشی کے دربار میں رسائی حاصل کر کے تحائف پیش کرنے کے بعد نجاشی سے ان الفاظ میں درخواست کی۔ ’’اے بادشاہ سلامت ہمارے چند بے وقوف لوگوں نے اپنا آبائی مذہب ترک کر کے ایک نیا دین نکالا ہے۔ جو آپ کے دین کے بھی مخالف ہے اور ان لوگوں نے ملک میں فساد ڈال دیا ہے۔ اور اب ان لوگوں میں سے بعض لوگ وہاں سے بھاگ کر یہاں آ گئے ہیں۔ ہماری یہ درخواست ہے کہ آپ ان کو واپس بھجوا دیں۔‘‘ لیکن نجاشی نے جو ایک بیدار مغز حکمران تھا۔ یکطرفہ فیصلہ دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ’’یہ لوگ میری پناہ میں آئے ہیں جب تک میں خود ان کا اپنا بیان نہ سن لوں میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔‘‘ چنانچہ مسلمان مہاجرین دربار میں بلائے گئے اور ان سے مخاطب ہو کر نجاشی نے پوچھا کہ ’’یہ کیا معاملہ ہے اور یہ کیا دین ہے جو تم نے نکالا ہے۔‘‘ تو حضرت جعفر بن ابی طالب نے مسلمانوں کی طرف سے جواب دیا۔ ’’اے بادشاہ! ہم لوگ جاہل تھے بت پرستی کرتے تھے، مردار کھاتے تھے، بدکاریوں میں مبتلا تھے، قطع رحمی کرتے تھے۔ اللہ نے ہم میں اپنا ایک رسول بھیجا۔ جس کی نجابت اور صدق اور امانت کو ہم سب جانتے تھے اس نے ہمیں توحید سکھائی اور بت پرستی سے روکا اور راست گفتاری اور امانت اور صلہ رحمی کا حکم دیا اور ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تعلیم دی اور بدکاری اور جھوٹ اور یتیموں کا مال کھانے سے منع کیا اور خونریزی سے روکا۔ اور ہمیں عبادت الٰہی کا حکم دیا ہم اس پر ایمان لائے اور اس کی اتباع کی۔ مگر اس وجہ سے ہماری قوم ہم سے ناراض ہوگئی اور اس نے ہم کو دکھوں اور مصیبتوں میں ڈالا اور ہم کو طرح طرح کے عذاب دیئے اور ہم کو اس دین سے جبراً روکنا چاہا۔ حتیٰ کہ ہم تنگ آ کر اپنے وطن سے نکل آئے اور آپ کے ملک میں پناہ لی۔ پس اے بادشاہ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کے ماتحت ہم پر ظلم نہ ہوگا۔‘‘ نجاشی اس تقریر سے بہت متاثر ہوا اور حضرت جعفرؓ سے کہنے لگا کہ ’’جو کلام تم پر اترا ہے وہ مجھے بھی سناؤ۔‘‘ اس پر حضرت جعفرؓ نے نہایت خوش الحانی سے سورۃ مریم کی ابتدائی آیات پڑھ کر سنائیں۔ یہ آیات سن کر نجاشی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اس نے رقت کے لہجہ میں کہا ’’خدا کی قسم یہ کلام اور ہمارے مسیح کا کلام ایک ہی منبع نور کی کرنیں ہیں۔ یہ کہہ کر نجاشی نے قریش کے وفد سے کہا تم واپس چلے جاؤ میں ان کو تمہارے ساتھ نہیں بھیجوں گا اور نجاشی نے ان کے تحائف بھی واپس کر دیئے۔ قریش کا وفد بے نیل ومرام واپس آ گیا۔‘‘

اسلام کے دور اول کے لوگ اشاعت دین کی خاطر دور دراز ملکوں میں پہنچ کر یہ فریضہ بجالاتے رہے ہیں۔ اب ہم اس دور میں سے چند مثالیں تحریر میں لاتے ہیں۔

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب اور دیگر کئی رفقاء خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تحریک شدھی کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئے اور بے شمار لوگوں کو دوبارہ دین حق میں داخل کیا۔ ان مجاہدین نے تیز اور چلچلاتی دھوپ میں کئی کئی میل کا پیدل سفر کیا، کھانا تو الگ رہا ان کو پانی بھی نہ مل سکا۔ اسی طرح یہ رفقاء خلفائے احمدیت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے زندگیاں وقف کر کے دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئے۔ کیا ایشیا اور کیا یورپ اور امریکہ کے سبزہ زار اور کیا افریقہ کے جنگل اور ریگستان اور کیا مشرقی جزائر سب کے سب اس بات پر نازاں ہیں کہ ان پر رفقاء حضرت مسیح موعود کے مبارک قدم پڑے۔ ان کے ذریعہ بے شمار قومیں حلقہ بگوش دین ہوئیں۔ یہ عشق و وفا کی داستانیں ایسی دلگداز ہیں کہ بدن پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ لیکن رفقاء کی جماعت عشق و وفا کی راہوں پر چلتے ہوئے ہر حالت میں دین کی منادی کرتی رہی حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

ترجمہ: یہ عشق ہی ہے جو ذلت کی خاک پر لوٹاتا ہے۔ یہ عشق ہی ہے جو جلتی آگ پر بٹھاتا ہے۔ کوئی کسی کے لئے نہ سر دیتا ہے نہ جان چھڑکتا ہے یہ عشق ہی ہے جو یہ کام پورے خلوص سے کرواتا ہے۔

ان رفقاء کے وجودوں میں اطاعت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور وہ اس کو انتہا تک پہنچاتے رہے۔ حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب جنہیں خدا نے عظیم الشان عہدوں سے نوازا۔ آپ سے کسی نے سوال کیا چوہدری صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی ساری زندگی بڑے بڑے اعزازات اور کامیابیوں سے بھری ہوئی ہے اس کا سبب کیا ہے۔ چوہدری صاحب نے کسی تامل کے بغیر فرمایا:

Because through all my life, I was obedient to Khilafat

یعنی میں تمام زندگی خلافت کا فرمانبردار رہا ہوں۔ پس یہی کامیابی کا راز ہے کاش ہر ایک اس راز کو سمجھ لے۔

(روزنامہ الفضل 14 جون 2010ء)

حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے شہزادہ ویلز کے لئے ایک نہایت قابل قدر تحفہ کتاب کی شکل میں تیار کیا اور مجھے ارشاد فرمایا کہ پانچ دن کے اندر اندر انگلش میں ترجمہ کر کے قادیان میں لے آؤ۔ مجھے ان دنوں دن بھر مصروفیت رہتی تھی محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقررہ میعاد کے اندر خاکسار ترجمہ لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔

فرماتے ہیں۔ 1921ء میں مخالفین نے قادیان میں زبردست جلسہ کرنے کا پروگرام بنایا اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیغام موصول ہوا۔ کہ احمدیہ ہوسٹل کے طلباء کو ساتھ لے کر فوراً قادیان پہنچ جاؤ۔ چنانچہ شام کی گاڑی نصف شب کے قریب بٹالہ پہنچی۔ بعض طلباء نے آرام کی خواہش کی۔ میں نے کہا ہمت سے بڑھتے چلو۔ فجر کی نداء ہو رہی تھی کہ ہم بیت مبارک کے چوک میں پہنچ گئے اور نماز کے فوراً بعد سب کی ڈیوٹی لگا دی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ان دنوں میں امام جماعت کو نیند کے لئے کوئی وقت میسر آیا کہ نہیں اور اگر میسر آیا تو کتنا؟

حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب ایسے جید عالم اور واجب الاحترام بزرگ شعبہ مال کے دروازہ پر پہرہ دار کے طور پر جوانوں کی طرح ایستادہ تھے۔ آنکھوں میں وہی چمک لبوں پر وہی تبسم چہرے پر وہی بشاشت جو قرآن کریم کا درس دیتے وقت ہوا کرتی تھی۔ وہ قرآن کریم کا درس یہ قرآن کریم پر عمل......

نیز آپ فرماتے ہیں کہ میں نے مرغ بے جان کی طرح اپنے آپ کو حضور کے ہاتھ میں دے دیا اور حضور ہر لحظہ ماں باپ سے بڑھ کر مشفق مربی رہے۔ میں نے اپنے متعلق اتنی فکر نہیں کی جتنی حضور میرے متعلق کرتے رہے۔

حضرت منشی امام دین صاحب کو حقہ پینے کی بہت عادت تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خلافت کے ابتدائی ایام میں کسی خطاب میں حقہ کی مذمت بیان فرمائی تو اسی وقت حقہ چھوڑ دیا اور عزم کیا کہ اب ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا۔ شروع میں بیمار بھی ہو گئے۔ لیکن ایسی اطاعت کی پھر ہاتھ بھی نہیں لگایا۔

حضرت حافظ عزیز اللہ شاہ صاحب کے متعلق حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ فرماتی ہیں کہ خلیفۃ المسیح الثانی کی زبان سے نکلے ہوئے سرسری الفاظ کی بہت وقعت والد صاحب کے نزدیک تھی اور آپ اسی میں خیر وبرکت سمجھتے تھے حضور کی دعاؤں پر آپ کو بہت یقین تھا۔ جب کوئی تکلیف ہوتی ابا جان حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں تار یا خط بھیجتے اور کہتے کہ اب مجھے اطمینان ہے۔

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میری دعا اور آرزو ہے میری اولاد خلافت سے منسلک رہے اور ہمیشہ اس گروہ کا ساتھ

دیں جس میں حضرت مسیح موعود کی اولاد کے افراد زیادہ سے زیادہ ہوں۔ کیونکہ حضور سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں تیرے اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ حضرت حافظ روشن علی کو خلافت کی تائید کرنے میں ایک خاص امتیاز حاصل تھا۔ آپ نے جماعتوں کے دورے کرکے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو جماعت کے شیرازہ میں لاشامل کیا۔

تیری باتوں میں کیا جادو بھرا ہے مرزا
جس سے حیوان بھی انسان ہوئے جاتے ہیں

منکرین خلافت نے آپ کو یہ سرٹیفکیٹ دیا حافظ روشن علی صاحب ایک متشدد محمودی تھے۔

مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل لکھتے ہیں کہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اپنی مجالس میں بڑی کثرت سے یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ اگر اپنے مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں دعا کی درخواست پر مشتمل خطوط باقاعدگی سے ارسال کیا کرو اور خود بھی دعاؤں میں لگے رہو۔ خلیفہ کا آسمانی وجود ایک پاور ہاؤس ہے۔ اس سے تعلق محبت وعقیدت قائم کئے بغیر آپ لوگ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے تنبیہہ ہوتی رہتی ہے کہ خلیفہ وقت سے دعاؤں کی درخواست کرتا رہوں۔ (روزنامہ الفضل یکم اکتوبر 2007ء)

آپ اپنی اولاد کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ حقیقت میں یہ وصیت صرف اپنی اولاد کیلئے نہیں بلکہ ہر احمدی کیلئے ہے کہ ۔

ہے یہی میری وصیت آخری
ہے عمل کرنا اسی پر بہتری
یاد رکھنا تفرقہ ہو جب عیاں
ہے خلافت ہی ہدایت کا نشاں
آل احمد اور خلافت ہو جدھر
سب میری اولاد ہو جائے ادھر

رفقاء کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

’’حضرت سید حافظ مختار احمد صاحب کی وفات پر میں نے بہت دعا کی کہ اے میرے رب! غلبہ دین کی جو مہم تو نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ جاری کی ہے۔ اس کی سرحدوں میں وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ ہمیں حافظ صاحب جیسے ایک نہیں، سینکڑوں نہیں ہزاروں فدائی اور دین کے جاں نثار چاہئیں‘‘۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رفقاء اور بزرگوں کے حالات اور ان کے احسانات کو جمع کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’پس اپنے ان بزرگوں کے احسانات نہ بھولیں۔ جو خدا کی راہ میں اپنی جانیں بچھاتے رہے جن پر احمدیت کی بلند و بالا عمارتیں تعمیر ہوئیں اور یہ عظیم الشان جزیرے ابھرے وہ لوگ ہماری دعاؤں کے خاص حقدار ہیں۔ اگر آپ اپنے بزرگوں کو ان عظمتوں کے وقت یاد رکھیں گے جو آپ کو خدا کے فضل عطا کرتے ہیں تو آپ کو حقیقی انکساری کا عرفان نصیب ہوگا۔

(الفضل 27 مارچ 1989ء)

قارئین! ہم پر خدائے ذوالمنن کا یہ عظیم الشان انعام ہے کہ ہمیں اس عظیم امانت کا امین بنایا ہے۔ یہ انعام ہمیں قربانی اور استقامت کے ان میدانوں کی طرف بلاتا ہے جن میں اس دور آخرین کے رفقاء کرام کی عظیم الشان قربانیوں کی داستانیں رقم ہیں۔ ان داستانوں کو آج پھر سے زندہ کرنا ہمارا فرض ہے۔ جس طرح انہوں نے عشق و محبت اور اطاعت کا ثبوت دیتے ہوئے شمع خلافت پر آنچ نہیں آنے دی۔ اسی طرح آج ہم بھی پروانہ وار شمع خلافت پر سب کچھ قربان کرتے چلے جائیں کہ ہم بھی اطاعت اور عشق و وفا کے دعوؤں میں انہی رفقاء کی راہوں پر گامزن ہیں۔

تاریخ احمدیت شاہد ہے کہ اپنے امام کی آواز پر جہاں رفقاء نے لبیک کہا وہاں بزرگ خواتین نے بھی دلی جوش سے ہر طرح کی قربانی پیش کر کے اپنے ایمانی جذبہ اور خلوص کا شاندار مظاہرہ کیا۔ یہ نقوش جہاں انمٹ ہیں وہاں قابل صد افتخار بھی ہیں۔ انہی نقوش پا پر چلتے چلتے آج احمدی مستورات ایک ایسے مقام پر آ پہنچی ہیں۔ جہاں باقی دنیا کی عورتیں پہنچنے کا تصور بھی نہیں کر سکتیں چند مستورات کی مثالیں پیش ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ نے خلیفۃ المسیح الاول کو کہلا بھیجا کہ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے میں چاہتی ہوں کہ آپ کا کوئی کام کروں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک طالب علم کی پھٹی پرانی رضائی مرمت کے لئے بھجوادی۔ حضرت اماں جان نے بشاشت قلب سے اس رضائی کی مرمت اپنے ہاتھ سے کی اور درست کر کے واپس بھجوائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جب بیت برلن کی تحریک فرمائی تو خواتین رفقاء حضرت مسیح موعود کے حیرت انگیز قربانی کے نمونے دیکھنے کو ملتے ہیں۔

حضرت سیدہ امّ طاہر کی والدہ زندہ تھیں انہوں نے اسی وقت اپنی بہوؤں اور بیٹیوں کو بلایا اور کہا سب زیور اتارو۔ میں یہ سب زیور بیت برلن میں دوں گی۔ چنانچہ وہ سارا زیور بیچ کر بیت برلن کے لئے چندہ دیا گیا۔

حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ نے جائیداد فروخت کر کے پانچ سو روپے ادا کئے۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے ایک ہزار روپیہ دیا۔ اسی طرح سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور دیگر خواتین رفقاء نے بھی نمایاں حصہ لیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

’’یہ خلافت ہی کی نعمت ہے جو جماعت کی جان ہے اس لئے اگر آپ زندگی چاہتے ہیں تو خلافت احمدیہ کے ساتھ اخلاص اور وفا سے چمٹ جائیں۔ پوری طرح اس سے وابستہ ہو جائیں کہ آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی مضمر ہے۔ ایسے بن جائیں کہ خلیفہ وقت کی رضا آپ کی رضا ہو جائے۔ خلیفہ وقت کے قدموں پر آپ کا قدم اور خلیفہ وقت کی خوشنودی آپ کا مطمح نظر ہو جائے۔

(ماہنامہ خالد سیدنا طاہر نمبر مارچ اپریل 2004ء)

حضرت مصلح موعود کے ان الفاظ پر مضمون کو ختم کرتا ہوں ’’خلافت زندہ رہے اور اس کے گرد جان دینے کے لئے ہر مومن آمادہ کھڑا ہو۔ صداقت تمہارا زیور، امانت تمہارا حسن، تقویٰ تمہارا لباس ہو۔ خدا تمہارا اور تم اس کے ہو۔ آمین‘‘۔

☆......☆......☆......☆......☆

غزل

قمقمے خواب ہیں، آنگن کو سجائے جگنو
ظلمتِ شب میں فقط راہ دکھائے جگنو

فکر و آلام سے کر دیتی ہے بیگانہ، اگر
رات کے پچھلے پہر آنکھ بہائے جگنو

تیری مٹھی ہے جو خالی تو ذرا غور سے سن!
دن اُجالے میں کبھی ہاتھ نہ آئے جگنو

تُو ہے نازاں کہ ترے پاس جواہر، موتی
میں رہا شاد مرے دامن کو سجائے جگنو

راز پا جاؤ گے، رونے کا سلیقہ سیکھو!
آگ پانی سے یہاں پل میں بجھائے جگنو

دُور منزل ہے بہت، زادِ سفر بھی کم ہے
چشمِ خوابیدہ! تجھے روز بتائے جگنو

ہے بہت خوب غزل تیری مگر میرے ندیم!
دن کہاں جا کے بتا، اپنا بتائے جگنو

انور ندیمؔ علوی

میرے والدین، بشریٰ رشید صاحبہ اور رشید احمد خان صاحب

ش۔ شمس

31 مئی 1987ء، یہ وہ دن ہے جس روز میری بے حد پیاری، پاک خو، نیک سیرت اور بہت ہی شفیق امی جان مکرمہ بشریٰ رشید صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد خان صاحب صرف 55 سال کی عمر میں اچانک ہمیں داغ مفارقت دے کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔

آپ حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔

آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بہترین اخلاق عطا ہوئے تھے۔ آپ نے کبھی کسی کی برائی نہ کی اور نہ کبھی ان سے کسی کو تکلیف پہنچی۔ غیبت یا کسی کے برے رنگ میں ذکر اور گفتگو کو بالکل پسند نہ کرتی تھیں۔

حقوق اللہ بہت ذوق وشوق، خوبصورتی اور وقار سے ادا کرتی تھیں۔ عبادات میں بالکل خودنمائی نہ تھی۔ پنجوقتہ نمازیں، نوافل اور قرآن کریم کی تلاوت کا خاص اہتمام کرتی تھیں۔

ہم پانچ بہنیں اور تین بھائی ہیں۔ میرے پیارے والدین اپنے بچوں کی بہترین دینی ودنیوی تعلیم وتربیت کیلئے کوشاں رہے۔ بالخصوص بیٹیوں سے بہت محبت اور شفقت کا سلوک کرتے ہوئے ان کی اعلیٰ تعلیم کا بھی خصوصی خیال رکھا۔ اور ہمیشہ اپنے عملی نمونہ سے انہیں اعلیٰ اخلاق سے آراستہ کیا اور خودداری سے جینے کا سبق دیا۔ ان کا نظام جماعت سے تعلق مضبوط کرنے کے لئے امی جان ہمیشہ اپنی بچیوں کو جماعتی اجلاسات میں اپنے ہمراہ لے کر جاتیں۔ حلقہ کی صدر لجنہ سے خود کہتیں کہ میری بیٹی تلاوت کرے گی یا کوئی مضمون پڑھے گی۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں۔

امی جان کی طبیعت میں سادگی، سلیقہ اور نفاست تھی۔ اس وجہ سے ہمارا گھر اور باہر کا لباس بہت خوشنما اور نفیس ہوتا تھا۔ امّی جان کے اچھے اخلاق اور حسن سلوک سے ہر ملنے والا بے حد متأثر ہوتا تھا۔ آپ کی زندگی محبت اور خلوص کا مرقع تھی۔

مہمان نوازی کا وصف آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ہمارا چھوٹا سا گھر ہر وقت مہمانوں سے بھرا رہتا تھا اور ان کی خاطر مدارت سے بہت خوشی محسوس کرتے تھے۔ عیالداری کے باوجود بہت خاطر مدارت کرتی تھیں اور مہمان نوازی میں بہت فراخ دل تھیں۔ جب ہمارے ابو لاہور میں فوج میں ملازمت کرتے تھے تو ہم بچے اپنی والدہ کے ہمراہ اپنے دادا جان کے گھر ربوہ میں رہا کرتے تھے۔ جلسہ سالانہ پر جب عزیز واقارب آتے اور بعض تو مہینہ مہینہ ٹھہرتے تھے ان کی مہمان نوازی ہماری والدہ کرتیں اور بعض اوقات اپنا کوئی زیور بیچ کر گھر میں راشن کا انتظام کیا کرتیں۔ میرے ابو جان کا حلقۂ احباب بھی بہت وسیع تھا۔ ان کے دفتر سے واپس آنے کے بعد سہ پہر سے ہی ان کے دوستوں اور ملنے والوں کی یکے بعد دیگرے آمد شروع ہوجاتی۔ یہ سلسلہ اکثر رات دس بجے تک جاری رہتا اور ہماری والدہ ہر آنے والے کے لئے چائے تیار کر کے لوازمات کے ساتھ مہمانوں کو بھجوایا کرتیں۔ لیکن کبھی ہم نے ان کے ماتھے پر کوئی بَل نہیں دیکھا۔ آپ ہمسایوں اور غرباء سے بھی بہت حسن سلوک کرتی تھیں۔ بے حد امانتدار تھیں اور محلّہ کے بہت سے لوگ آپ کے پاس امانتیں رکھوایا کرتے تھے۔ گھر میں بننے والے اچھے کھانے میں سے کچھ ہمسایوں کو بھجواتی رہتیں۔ اسی طرح چند غریب گھرانوں میں تو باقاعدگی سے سالن بھجواتیں۔ کچھ غریب عورتیں امی جان سے اپنی ضرورتوں کے لئے ادھار رقم مانگنے آجاتیں۔ امی جان ان کو رقم دیتے ہوئے کہتیں کہ یہ رقم مہینہ کی 15 تاریخ کے بعد واپس کردینا۔ کچھ لوگ تو ادھار واپس کردیتے لیکن ایک دو گھرانے ایسے تھے جو اتنے غریب تھے کہ قرض واپس کرنا بھی ان کے لئے قریباً ناممکن ہوتا۔ میری والدہ اتنی رحمدل تھیں کہ ایک دو بار یاددہانی کے بعد رقم کی واپسی کا مطالبہ نہ کرتیں بلکہ یہ اصول بنالیا تھا کہ وہ جتنا بھی واپس کرسکتے ہوں اتنی ہی رقم لے کر باقی نقصان خاموشی سے برداشت کرلیتیں۔

ایک فقیرنی باقاعدگی سے آیا کرتی اور امّی اس کو ہمیشہ کچھ نہ کچھ خیرات دیتیں۔ پھر ایک روز اس سے پوچھا کہ کیا وہ کوئی کام کرسکتی ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ رضائیاں بنالیتی ہے۔ امّی نے اسے صابن کی ایک ٹکیہ اور اپنا ایک سوٹ دیا کہ کل نہا دھوکر صاف کپڑے پہن کر آنا۔ وہ اگلے روز آئی تو امّی نے اس سے گھر کی رضائیاں بنوائیں اور اس کو اچھی اجرت بھی دی۔ آہستہ آہستہ اس عورت نے مانگنا چھوڑ دیا اور لوگوں کے گھروں میں کام کاج کرنے لگی اور عزت سے گزر بسر کرنے لگی۔

ایک اور غریب خاتون نے امّی کی وفات کے بعد بتایا کہ غربت کی وجہ سے وہ اپنے بیٹے کی تعلیم کے اخراجات برداشت نہیں کرسکتی تھی ہماری والدہ نے اسے مدد دینی شروع کی اور اس لڑکے کے دسویں جماعت تک پڑھائی کے تمام اخراجات خود برداشت کئے۔

ہمیشہ ہمارے گھر کے دروازے ابوجان کے بہن بھائیوں اور ان کے بچوں نیز اپنے بہن بھائیوں اور ان کے بچوں اور دیگر عزیز واقارب کے لئے کھلے رہے۔ میرے ایک ماموں جب لاہور میں کام سیکھنے کے لئے قریباً تین ماہ ہمارے ہاں ٹھہرے رہے تو اس وقت ہمارے گھر کے صرف دو کمرے تھے۔ میری والدہ نے ایک کمرہ انہیں دے رکھا تھا اور خود تکلیف برداشت کر کے ڈرائنگ روم میں سوتے رہے۔ لیکن ایسی غنا تھی کہ ماموں بیان کرتے ہیں کہ کام شروع کرنے لئے جب مجھے رقم کی ضرورت محسوس ہوئی تو ہماری والدہ نے ان کو اپنی شادی کی انگوٹھی اتار کردیدی جو ہماری نانی نے اپنی بیٹی کو شادی پر پہنائی تھی۔ اس بات سے ان کی وسیع القلبی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

میرے چھوٹے ماموں جان مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ یوکے نے میری والدہ کی وفات پر ہم بچوں سے کہا کہ تمہاری والدہ تو 'بشریٰ باغ' تھیں جن کے پاس آکر ہر کوئی سکون محسوس کرتا تھا۔ باقی رشتہ دار بھی میری والدہ کی اچھی اور نیک عادات کا ہی ذکر کرتے ہیں۔

ایک بار ہمارے ابو کا آنکھ کا آپریشن بھی ہوا تھا۔ امی جان سارا سارا دن ہسپتال کے ایک سٹول پر بیٹھ کر رات گئے واپس گھر آیا کرتیں۔ تھکاوٹ کے باوجود اس کا اظہار نہ کرتیں۔ آپ شوگر کی مریضہ تھیں۔ اسی طرح گردوں کی تکلیف بھی تھی۔ وفات سے کچھ عرصہ پہلے سے انہیں ہلکا ہلکا بخار بھی رہنے لگا تھا۔ لیکن ان کی تکالیف کا اندازہ ان کو دیکھنے سے نہیں ہوسکتا تھا۔ جب زیادہ تکلیف محسوس کرتیں تو دوائی لے کر تھوڑا سا آرام کرلیتیں۔ لیکن گھر کی روٹین اور اپنی ذمہ داریاں اسی طرح ادا کرتی رہتی تھیں۔ بیماری کی حالت میں بھی ہنستے مسکراتے ہوئے چہرہ کے ساتھ ہر ایک کے پاس بیٹھی ہوتی تھیں۔ چہرے سے بیماری کے کوئی آثار بھی محسوس نہیں ہوتے تھے۔ وفات سے دو دن قبل عید کی وجہ سے رات دیر تک مہمانوں کے پاس بیٹھی رہیں۔ کسی کو آپ کی بیماری کا اندازہ بھی نہیں ہوا۔ خوشی کے ساتھ ہر ایک کی مہمان نوازی کررہی تھیں۔

میری والدہ کے پاس کوئی زیور نہیں تھا۔ جو بھی تھا وہ انہوں نے کسی نہ کسی مالی تحریک میں ادا کردیا تھا اور پھر ساری زندگی کوئی زیور نہیں بنوایا۔

میرے والد مکرم رشید احمد خان صاحب حضرت الحاج محمد عبداللہ صاحب نائب ناظر مال صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے چھوٹے بیٹے تھے۔ آپ چار بہنیں اور دو بھائی تھے۔ آپ کے بڑے بھائی مکرم سعید احمد خان صاحب واہ کینٹ میں امیر جماعت کی حیثیت سے لمبا عرصہ خدمت بجالاتے رہے۔ ابوجان آرمی اکاؤنٹس کے شعبہ میں کام کرتے تھے اور وہاں سے قبل از وقت ریٹائرمنٹ لے کر ایک پرائیویٹ کمپنی میں ملازمت کرلی۔ آپ بہت محنتی، ایماندار، خوددار، ہمدرد، ہر ایک کے کام آنے والے، صاف گو اور بچوں سے بہت پیارے کرنے والے ایک شفیق باپ تھے۔ آپ ساری زندگی جماعت کے ساتھ انتہائی خلوص سے وابستہ رہے اور مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق بھی پائی۔ آخری چند سال لاہور میں اپنے حلقہ میکلوڈ روڈ کے صدر جماعت بھی رہے نیز لمبا عرصہ سیکرٹری مال کے فرائض بھی بجالاتے رہے۔ آپ چندہ جات نہ صرف خود بروقت ادا کرتے بلکہ افراد حلقہ کو بھی باقاعدگی سے توجہ دلاتے۔ آپ اپنا ہر کام بہت لگن اور ذمہ داری سے کرتے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کے غیر از جماعت افسران آپ پر بھرپور اعتماد کرتے اور بہت عزت واحترام سے پیش آتے اور ہر عید کے موقع پر اور دیگر خوشی کے مواقع پر ہمارے ہاں اپنی فیملی کے ساتھ تشریف لاتے۔ زندگی کے آخری سال جب ابو بیماری کی وجہ سے کام پر نہ جاسکے تو آپ کے قدردان افسران نے گزشتہ خدمات کو سراہتے ہوئے یہ طریق اختیار کیا کہ سال بھر کی تنخواہ آپ کے گھر پر پہنچاتے رہے۔

ابوجان ہر ایک کے ہمدرد تھے۔ اپنے بہن بھائیوں کے علاوہ امی جان کے بہن بھائیوں سے بھی بہت حسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ آپ ہر ایک کے کام آتے تھے اس لئے ہر کوئی اپنا مسئلہ لے کر آپ کے پاس ہی آتا تھا۔ آپ دل کے بہت غنی تھے۔ ہر عزیز اور دوستوں کی مہمان نوازی نہایت بشاشت سے کرتے تھے۔ بہت ہمدرد انسان تھے۔

بیٹوں کے ملازم ہوجانے کے بعد بھی خودداری کی وجہ سے ان سے کچھ نہیں لیتے تھے۔ کبھی ان کے معاملات میں دخل نہیں دیا اور کبھی کسی پر اپنا بوجھ نہیں ڈالا، نہ ہی کوئی فرمائش کی۔ آپ کی زندگی میں آرام کا تصور نہیں تھا۔ 63 سال کی عمر تک ملازمت کی۔

1991ء میں شادی کے بعد میں اپنے میاں کے پاس جرمنی چلی گئی۔ میری شادی پر بے حد خوش بھی تھے اور کبھی اداس بھی ہوجاتے تھے۔ میں رات کو آپ کے پاس سوتی تھی اور تہجد اور فجر کی نماز میں آپ کی رقت بھری آواز میں آج بھی نہیں بھلاسکتی۔ امی کی ممتا کے چھن جانے کے پانچ سال بعد ہم اپنے پیارے ابو کی شفقت سے بھی محروم ہوگئے۔ ابوجان موصی تھے۔ حساب کتاب صاف تھا۔ آپ ہمیشہ اپنا اور میری امی کا چندہ بروقت ادا کردیا کرتے تھے۔ ہم سب بھائی بہن خوش نصیب تھے جنہیں اتنے پیار کرنے والے اور نیک عادات واطوار کے مالک والدین ملے جن کے اعلیٰ اخلاق کی گواہی ان کے عزیز اور ملنے جلنے والے دیتے ہیں۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے عظیم والدین کی نیکیوں اور خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق بخشے اور والدین کی جدائی کے بعد ہمارا خیال رکھنے والوں کو بہترین اجر عطا فرمائے۔

☆..........☆..........☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 122891 میں عبدالوحید

ولد عبداللطیف قوم ہنجرا پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد غربی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18/اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عبدالوحید گواہ شد نمبر 1۔گلزار احمد ولد عبدالرحمٰن گواہ شد نمبر 2۔حفیظ احمد طاہر ولد عبدالرشید

مسل نمبر 122892 میں نداء اشرف

بنت محمد اشرف قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد غربی ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22/اگست 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 8 سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔نداء اشرف گواہ شد نمبر 1۔مبارک احمد ولد سرور احمد گواہ شد نمبر 2۔محمد اشرف ولد محمد شریف

مسل نمبر 122893 میں طیبہ سحر

بنت مختار احمد قوم ملہی پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل شرقی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم نومبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔طیبہ سحر گواہ شد نمبر 1۔علیم احمد ولد منظور احمد گواہ شد نمبر 2۔مختار احمد ولد محمد صدیق

مسل نمبر 122894 میں صبا ماریہ

بنت عبداللہ کامران قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل غربی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1100 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔صبا ماریہ گواہ شد نمبر 1۔ظفر اللہ رشید ولد چوہدری محمد ابراہیم رشید گواہ شد نمبر 2۔حمید اللہ ظفر ولد ظفر اللہ رشید

مسل نمبر 122895 میں محمد رشید

ولد محمد رفیق قوم جٹ پیشہ ڈرائیور عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی اقبال ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15 نومبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 15 ہزار روپے ماہوار بصورت ڈرائیور مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔محمد رشید گواہ شد نمبر 1۔مبشر احمد چوہان ولد محمد انور چوہان گواہ شد نمبر 2۔تنویر الدین ولد لعل دین صدیقی

مسل نمبر 122896 میں نرگس مجید

زوجہ مجید احمد کامران قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی اقبال ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم نومبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر 6 لاکھ روپے (2) جیولری 7 تولہ 2 لاکھ 15 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔نرگس مجید گواہ شد نمبر 1۔مجید احمد کامران ولد یوسف سلیم ملک گواہ شد نمبر 2۔یوسف سلیم ملک ولد صاحب دتہ

مسل نمبر 122897 میں حسبان احمد ظفر

ولد محمد ظفر بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ضلع و ملک حیدر آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20 ستمبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔حسبان احمد ظفر گواہ شد نمبر 1۔محمد ظفر بھٹی ولد محمد شریف بھٹی گواہ شد نمبر 2۔عمیر احمد سندھو ولد مبارک احمد سندھو

مسل نمبر 122898 میں سویرا صباحت

بنت طارق محمود قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ضلع و ملک حیدر آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 4 ستمبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔سویرا صباحت گواہ شد نمبر 1۔محمد انور ولد محمد علی گواہ شد نمبر 2۔آفاق احمد ولد طارق محمود

مسل نمبر 122899 میں عزہ دانیہ

بنت سہیل احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع و ملک ٹنڈوالہ یار پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25/اگست 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔عزہ دانیہ گواہ شد نمبر 1۔اویس احمد ولد محمد ادریس گواہ شد نمبر 2۔نثار احمد ولد فضل احمد

مسل نمبر 122900 میں راشد امیر

ولد امیر علی قوم بھٹہ پیشہ کاروبار عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ عبدالمالک ضلع و ملک شیخوپورہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 31/اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 20 ہزار روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔راشد امیر گواہ شد نمبر 1۔حماد منصور ولد منصور احمد قریشی گواہ شد نمبر 2۔زاہد محمود عابد بھٹی ولد محمد رفیق مرحوم

مسل نمبر 122901 میں علیز احمد

ولد ظہیر احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص ضلع و ملک میر پور خاص پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3 نومبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔علیز احمد گواہ شد نمبر 1۔ظہیر احمد ولد عبدالحمید گواہ شد نمبر 2۔میاں رفیق احمد ولد مولوی کرم الٰہی مرحوم

مسل نمبر 122902 میں سنبل

بنت ظہیر احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص ضلع و ملک میر پور خاص پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3 نومبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زیور 5 گرام 20 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔سنبل گواہ شد نمبر 1۔ظہیر احمد ولد عبدالمجید گواہ شد نمبر 2۔میاں رفیق احمد ولد مولوی کرم الٰہی مرحوم

مسل نمبر 122903 میں اسد شکیل باجوہ

ولد شکیل احمد باجوہ مرحوم قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص ضلع و ملک میر پور خاص پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3 نومبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔اسد شکیل باجوہ گواہ شد نمبر 1۔غالب شفیق گوندل ولد شفیق احمد مرحوم گواہ شد نمبر 2۔میاں رفیق احمد ولد مولوی کرم الٰہی مرحوم

مسل نمبر 122904 میں صوفیہ شبانہ

زوجہ مظفر احمد شکرانی قوم قریشی پیشہ تدریس عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ahmad Pur Sharqia ضلع و ملک Bahawlpur Pakistan بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 6 نومبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین 7 کنال 7 لاکھ روپے (2) زیور 2 تولہ پاکستانی روپے (3) حق مہر 1 لاکھ 70 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔صوفیہ شبانہ گواہ شد نمبر 1۔مطہر احمد شکرانی ولد صدیق احمد شکرانی گواہ شد نمبر 2۔کلثوم بشریٰ ولد حاجی محمد عبدالقادر مرحوم

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

محترمہ اصغری بیگم صاحبہ کی وفات

مکرم ڈاکٹر رحمت اللہ نسیم صاحب آف کلیولینڈ اوہایو نائب امیر امریکہ لکھتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ اصغری بیگم صاحبہ مورخہ 27 مارچ 2016ء کو کولمبس اوہایو میں بوقت شام 8 بجکر 35 منٹ پر اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں۔ ان کی عمر 90 سال تھی۔ آپ موصیہ تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ کولمبس میں ہوئی۔ پھر کلیولینڈ میں خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں دور دراز سے اور لوکل جماعت سے احباب اور عہدیداران نے شرکت کی۔ مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ شکاگو نے دعا کرائی۔

آپ محترم شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم سابق امیر جماعت کراچی کی اہلیہ تھیں۔ 1943ء میں آپ کے نکاح میں آئیں۔ والدہ محترمہ نے حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر 1944ء میں محترم شیخ بشیر احمد صاحب آف ٹمپل روڈ لاہور کے گھر پر بیعت کی تھی۔ 1950ء اور 1960ء کے عرصہ کے دوران جب جماعت کے مربیان کرام باہر کے ممالک میں دعوت الی اللہ کے لئے جاتے تھے تو ان کا قیام ہمارے گھر پر ہی ہوتا تھا کیونکہ میرے والد محترم جماعت احمدیہ کراچی کے امیر تھے۔ اس وقت میری والدہ محترمہ ان سب کی بہت مہمان نوازی اور خدمت کرتی تھیں۔ ہمارے گھر میں حضرت مصلح موعود کی چائے کی بھی ایک دعوت ہوئی تھی۔ اسی طرح ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ڈنر کا انتظام بھی ہمارے گھر ہوا اور اس کے علاوہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلافت سے پہلے کئی مرتبہ ہمارے گھر آئے اور ہمیں ان سب کی مہمان نوازی کا شرف حاصل ہوا۔ ہماری والدہ محترمہ کے اندر ایک اور خصوصیت یہ بھی تھی کہ آپ اپنے تمام عزیز و اقارب کے گھر ملنے جایا کرتی تھیں خصوصاً وہ جو دنیاوی لحاظ سے کمزور سمجھے جاتے تھے۔ غریب پروری کا جذبہ اور وصف ان کے اندر نمایاں تھا اور ان کی خدمت اور مدد کرنا اپنا فرض اولین سمجھتی تھیں۔ آپ بہت دعا گو، تہجد گزار، خلافت کا احترام کرنے والی اور خلیفہ وقت کی باتوں پر عمل کرنے والی خاتون تھیں۔ ایم ٹی اے دیکھنا آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ اکثر مجھے حضور کو دعا کا خط لکھنے کی تلقین اور یاددہانی کراتی تھیں۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے پیچھے پانچ بیٹے، دو بیٹیاں، بہت سے نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم فرحت اللہ شیخ صاحب فیصل آباد میں نائب امیر ہیں۔ ایک بیٹی مکرمہ ندرت ملک صاحبہ کولمبس کے صدر جماعت مکرم ڈاکٹر ملک عبدالسلام صاحب کی اہلیہ ہیں۔ جنہیں اپنی والدہ محترمہ کی خدمت کی بہت توفیق ملی۔ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ نصرت ملک صاحبہ جو کہ حضرت ملک غلام فرید صاحب کی بہو تھیں۔ 2012ء میں لاہور میں فوت ہوگئی تھیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ خاکسار سب خدمت کرنے والوں اور تعزیت کرنے والوں کا شکر گزار ہے۔

مکرمہ امۃ الحفیظ رحمٰن صاحبہ کی وفات

مکرم لطف الرحمٰن صاحب آف وینکوور کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ امۃ الحفیظ رحمان صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب سابق امیر ضلع ساہیوال مورخہ 15/اپریل 2016ء کو بعمر 86 سال ربوہ میں انتقال فرما گئیں۔ اسی روز بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز مغرب آپ کی نماز جنازہ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ دارالفضل میں تدفین کے بعد محترم میاں صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ حضرت میاں عظیم اللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو تھیں اور اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ ساہیوال خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ دعا گو، عبادت گزار، مہمان نواز، غریب پرور، مالی قربانی کرنے والی اور خلافت احمدیہ سے وفا و اخلاص کا تعلق رکھنے والی تھیں۔ پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ مکرم حمیدالرحمٰن صاحب اسلام آباد، مکرم ندیم الرحمٰن صاحب لاہور، مکرم ڈاکٹر حفیظ الرحمٰن صاحب امریکہ، مکرم ڈاکٹر وسیم الرحمٰن صاحب وینکوور کینیڈا، مکرمہ بشریٰ الیاس صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد الیاس صاحب لاس اینجلس امریکہ، مکرمہ رضوانہ محمود صاحبہ اہلیہ مکرم افضل محمود صاحب وینکوور کینیڈا اور مکرمہ ریحانہ خان صاحبہ اہلیہ مکرم عرفان احمد خان صاحب کیلگری کینیڈا سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو مغفرت کی چادر میں ڈھانک لے، جنت الفردوس میں جگہ دے۔ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اوران کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ آمین

پودے ماحول کو آلودگی سے بچاتے ہیں

بقیہ از صفحہ 2: قیام ربوہ اور مصلح موعود کی دعائیں

ربوہ۔ مرکز احمدیت کے مقاصد

حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں۔

’’یہ جگہ خدا تعالیٰ کے ذکر کے بلند کرنے کے لئے مخصوص ہونی چاہئے۔ یہ جگہ خدا تعالیٰ کے نام کے پھیلانے کے لئے مخصوص ہونی چاہئے۔ یہ جگہ خدا تعالیٰ کے دین کی تعلیم اور اس کا مرکز بننے کے لئے مخصوص ہونی چاہئے۔ ہم میں سے ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ اس کوشش میں کامیاب ہوسکے۔ ...... اگر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اعلیٰ مقام دے تو ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ صرف ہم ہی نہیں بلکہ ہماری آئندہ نسلیں بھی اس مقام کو دین کا مرکز بنائے رکھیں اور ہمیشہ دین کی خدمت اور اس کے کلمہ کے اعلاء کے لئے وہ اپنی زندگیاں وقف کرتے چلے جائیں۔‘‘

(الفضل 16/اکتوبر 1949 صفحہ 3)

ربوہ کا روشن مستقبل

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

’’یہ کبھی وہم نہ کرنا کہ ربوہ اُجڑ جائے گا۔ ربوہ کو خدا تعالیٰ نے برکت دی ہے۔ ربوہ کے چپے چپے پر اَللّٰہُ اَکْبَر کے نعرے لگے ہیں۔ ربوہ کے چپے چپے پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود بھیجا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس زمین کو کبھی ضائع نہیں کرے گا جس پر نعرۂ تکبیر لگے ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود بھیجا گیا ہے۔ یہ بستی قیامت تک خدا تعالیٰ کی محبوب بستی رہے گی اور قیامت تک اس پر برکتیں نازل ہوں گی۔ اس لئے یہ کبھی نہیں اُجڑے گی، کبھی تباہ نہ ہوگی۔‘‘

(الفضل نمبر 63، 1957ء)

’’کہنے والے کہیں گے کہ ربوہ میں کون آئے گا۔ ہم کہتے کہ اور کوئی نہ آئے تو خدا تعالیٰ کے فرشتے آئیں گے اور ہم ان فرشتوں کے لئے یہ عمارتیں بنوا رہے ہیں۔ کہنے والے کہیں گے کہ کون آئے گا۔ ہم کہتے ہیں خدا آئے گا۔ اور اس زمین کو اپنی برکت سے بھر دے گا۔ اور یقیناً ہر مومن اپنے فرض کو سمجھتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر عائد ہوتا ہے اپنے چندوں اور قربانیوں میں بڑھتا چلا جائے گا۔ بے شک وہ لوگ بھی ہوں گے جو کہیں گے کہ تم اپنے مال کو ضائع کر رہے ہو مگر درحقیقت تم اپنے مال کو ضائع کرنے والے نہیں ہوگے۔ تم ایک بیج بو رہے ہوگے۔ تم اپنی آئندہ نسل کی ترقی کے لئے ایک کھیتی تیار کر رہے ہوگے۔ آخر میں لوگ جو تم پر ہنسی اڑانے والے ہوں گے فاقوں سے مر رہے ہوں گے اور تم جنہیں یہ کہا جاتا ہے کہ اپنا مال ضائع کر رہے ہو تم کھیتوں سے غلہ بھر بھر کر اپنے گھروں میں لا رہے ہو گے اور وہ غلہ جو تمہاری خوشحالی کا بھی موجب ہوگا۔ پس جماعت کو قربانی کے مواقع پر اپنے اِردگرد کے حالات اور دنیا کے تغیرات سے خائف نہیں ہونا چاہئے۔‘‘

(الفضل 3/اپریل 1949ء صفحہ 5)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مستحق احباب کے نام اخبار جاری کروانا صدقہ جاریہ ہے

کسی مستحق کے نام اخبار جاری کروانے کے متعلق ایڈیٹر البدر تحریر فرماتے ہیں:۔

میں نے 9 فروری 1904ء کی سیر میں حضرت حضرت مسیح موعود سے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر کوئی اخبار کسی غریب شخص کے نام جاری کروا کر اس کا ثواب کسی متوفی کو پہنچایا جاوے تو پہنچتا ہے کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پہنچتا ہے بشرطیکہ وہ دینی اخبار ہو۔

(البدر 16 فروری 1904ء)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں تحریر فرمایا:۔

’’تین چار روز ہوئے میں نے رؤیا میں ایک کاغذ بصورت اخبار دیکھا جو ہمارے دروازے پر آویزاں ہے اور اس پر جلی قلم سے الفضل لکھا ہے۔ خاکسار نے شکریہ میں ایک سال کے لئے الفضل کا مبارک اور پر از فضل پرچہ اپنی طرف سے کسی غیر مستطیع کے نام جاری کرنے کے لئے لکھ دیا ہے۔‘‘

(روزنامہ الفضل 30/اکتوبر 1917ء)

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ایسے افراد جماعت جو روزنامہ الفضل جاری کروانے کی استطاعت نہیں رکھتے ان کے نام اخبار جاری کروا کر ثواب کے حقدار بنیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

مکرم مبشر احمد مشتاق صاحب متعلم جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم عامر محمود بھٹی صاحب مربی سلسلہ نظام پور مولہ سنگھ ضلع ننکانہ صاحب کی والدہ محترمہ پیٹ کے سرطان میں مبتلا ہیں۔ پہلے آپریشن ہو چکا ہے اور مورخہ 20/اپریل 2016ء کو دوبارہ طبی معائنہ ہو گا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر طرح کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم طارق محمود صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد حلقہ کینال و یو ملتان روڈ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے بہنوئی مکرم مصطفیٰ بیگ صاحب سابق اے ایس آئی حال امریکہ عارضہ قلب میں مبتلا ہیں ہسپتال میں داخل ہیں۔ 3 والو بند ہیں۔ جس کی وجہ سے کافی کمزوری ہوگئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔ آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

22-اپریل 2016ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	درس
6:00 am	یسرنا القرآن
6:20 am	حضور انور سے ڈچ مہمانوں کی ملاقات 19 مئی 2012ء
7:15 am	سپینش سروس
7:45 am	پشتو سروس
8:20 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:20 am	علم الابدان
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	حضور انور کا خطاب 30 مئی 2012ء
1:20 pm	راہ ہدیٰ
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	دینی وفقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:35 pm	تلاوت قرآن کریم
6:50 pm	سیرت النبی ﷺ
7:30 pm	Shotter Shondhane
8:35 pm	سائنس کے نئے افق
9:20 pm	خطبہ جمعہ 22-اپریل 2016ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا خطاب

23-اپریل 2016ء

12:40 am	اوپن فورم
1:20 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ 22-اپریل 2016ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	یسرنا القرآن
5:55 am	حضور انور کا خطاب
7:10 am	خطبہ جمعہ 22-اپریل 2016ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
11:45 am	الترتیل
12:10 pm	تعلیمی اور تربیتی کلاس 4-اپریل 2014ء
1:05 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سٹوری ٹائم
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ 22-اپریل 2016ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	میدان عمل کی کہانی
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	تعلیمی اور تربیتی کلاس

24-اپریل 2016ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 am	راہ ہدیٰ
3:35 am	سٹوری ٹائم
3:50 am	خطبہ جمعہ 22-اپریل 2016ء
5:05 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
6:00 am	الترتیل
6:30 am	تعلیمی اور تربیتی کلاس
7:30 am	سٹوری ٹائم
7:50 am	خطبہ جمعہ 22-اپریل 2016ء
9:00 am	میدان عمل کی کہانی
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	گلشن وقف نو
1:05 pm	فیتھ میٹرز
2:10 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ 22-اپریل 2016ء
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ 22-اپریل 2016ء
7:10 pm	Shotter Shondhane
8:15 pm	کڈز ٹائم
9:00 pm	پریس پوائنٹ Live
10:05 pm	گفتگو
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	گلشن وقف نو

25-اپریل 2016ء

12:30 am	Beacon of Truth Live (سچائی کا نور)
1:35 am	احمدیت: آغاز سے ترقیات تک
2:00 am	پریس پوائنٹ
3:05 am	خطبہ جمعہ 22-اپریل 2016ء
4:15 am	سوال وجواب
5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:55 am	یسرنا القرآن
6:20 am	گلشن وقف نو
7:30 am	احمدیت: آغاز سے ترقیات تک
7:55 am	خطبہ جمعہ 22-اپریل 2016ء
9:10 am	سچ تو یہ ہے!
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:25 am	الترتیل
11:55 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب 30 جون 2012ء
1:05 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:40 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
2:00 pm	فرنچ سروس
3:05 pm	خطبہ جمعہ 27 نومبر 2015ء (انڈونیشن ترجمہ)
4:20 pm	تقاریر جلسہ سالانہ 28 دسمبر 2015ء
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	درس حدیث
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ 4 جون 2010ء
7:10 pm	بنگلہ سروس
8:10 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
8:50 pm	بلیز میں احمدیت کا قیام
9:05 pm	راہ ہدیٰ
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 20 اپریل

طلوع فجر	4:08
طلوع آفتاب	5:33
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	6:43
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	37 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	21 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے خانیوال، بہاولنگر اور لودھراں کے اضلاع کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
کاسمیٹکس، پرفیومز، ہوزری (IFG) لیڈیز بیگز مناسب دام
ڈسکاؤنٹ مارٹ
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر: 0343-9166699, 0333-9853345

Warda
فیبرکس
گرمی آئی لان لائی
لان ہی لان
تمام لان انتہائی مناسب ریٹ پر حاصل کریں۔

الرحمن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمن فون دفتر: 6214209
Skype id:alrehman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

ارشد کمپوزنگ سنٹر
ارشد محمود
کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
0332-7077571,047-6212810
E-mail:arshadrabwah@gmail.com
شادی کارڈز • وزٹنگ کارڈز • کیش میمو • انعامی شیلڈز
نیم پلیٹ • فلیکس • سکینگ کمپوزنگ انگلش، اردو، عربی، پنجابی

FR-10

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
قائم شدہ 1952ء
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden SM4 5BQ
00442036094712